

سندھی شاعری میں عربی زبان کے اثرات

Effects of Arabic Language in the of Sindhi Poetry

Dr. Hakim Ali Buriro

Assistant Professor Department of Pakistani Languages,
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: hakim.ali@aiou.edu.pk

Abstract

The Arabic language significantly influenced Sindhi poetry, especially when Arabians ruled over Sindh between 715 and 1050 CE. The arrival of the Arabs and their rich culture and civilization profoundly affected the region. Because of this, there are many similarities between the Arabic and Sindhi languages, especially in their writing styles, which employ the Naskh script.

Sindhi was used for one of the first translations of the Holy Quran on the subcontinent, demonstrating the close linguistic ties between the two languages. Arabic had an immense impact on Sindhi, not just on vocabulary but also on the structure and style of Sindhi poetry. This study examines how Arabic inspired the works of prominent and renowned Sindhi poets. Through an analysis of their poetry, the study demonstrates the linguistic and cultural interchange between Arabic and Sindhi, highlighting Arabic's long-lasting influence on Sindhi literature.

Keywords: Arabic Language, Sindhi Poetry, Arabic in Sindhi Poetry

سندھ میں 712ء میں مسلمانوں کے آمد کے بعد جب آٹھویں صدی میں عرب قبائل سندھ میں آباد ہونے لگے تو مختلف ادوار میں "سندھی زبان کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں عربی زبان میں ترجمہ کی جاتی رہی ہیں۔ 156ء ہجری میں ایک پنڈت سدھانت کی کتاب جو علم حساب سے متعلق تھی، عربی میں ترجمہ کی گئی تھی" (1)

سندھ کم و بیش تین سو سال 715ء تا 1050ء تک عربوں کے زیر تسلط رہا ہے۔ عربوں کی آمد کے ساتھ عربی زبان و ثقافت بھی آئی تھی اور عربوں نے مقامی زبان کو ختم کرنے کی ہرگز کوشش نہیں کی اور عام لوگوں کے درمیان بول چال سندھی ہی رہی تھی۔ لیکن سرکاری سطح پر کاروبار عربی زبان میں رائج تھا۔

"وادی سندھ کا علاقہ ذواللسانی (Bilingual) ہو گیا"۔ (2)

سید سبط حسن کا کہنا ہے کہ "اس وقت بحر عرب سے سندھ کے بالائی حصے تک باشندے ہند کی یا ہندی زبان بولتے تھے۔ بقیہ سندھ میں سندھی بولی جاتی تھی۔ سندھی زبان پر سب سے زیادہ اثر عربی زبان کا ہے۔" (3)

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ لکھتے ہیں کہ: "عربوں کی حکومت والے دور میں سندھ کی مسلسل سیاسی وحدت کے باعث سندھ کی بولیوں میں مرکزیت پیدا ہوئی عربوں کے دور میں سیاسی یا دینی وحدت کے سبب مرکزی سندھی زبان نے اور بھی زیادہ ترقی کی، فتح اسلام کے بعد عربوں کے معاشرے اور عربی زبان کے اثر سندھی زبان میں مزید مرکزیت پیدا ہوئی۔" (4)

برصغیر پاک و ہند میں قرآن شریف کا پہلا ترجمہ سندھی زبان میں ہوا تھا "منصورہ کے حاکم عبداللہ بن عمر ہباری کی نگرانی میں کرایا گیا۔ یہ ترجمہ ایک عراقی جو عربی سندھی پر عبور رکھتا تھا اس نے کیا۔ قرآن شریف کا سندھی زبان میں ترجمہ 270ھ بمطابق 863ء میں ہوا۔" (5)

عربی زبان نے سندھی زبان ہر بہت دور رس اثرات مرتب کیے نہ صرف عربی الفاظ و اصطلاحات سندھی زبان میں جذب ہونے لگی تھی بلکہ ضرب الامثال و محاورے، ترکیب، جملے، کہاوتیں بھی جزو بیان بنتی چلی گئی۔

سندھ کو باب اسلام کا درجہ بھی حاصل ہے برصغیر میں اسلام سندھ کے ذریعے پھیلا۔ سندھ نے اسلامی تصوف کا بھرپور اثر قبول کیا، سندھی زبان کی کلاسیکل شاعری آج اسلامی تصوف کا بھرپور عکاس ہے۔

شاہ کریم، شاہ عبداللطیف بھٹائی سے لیکر سچل سرمست، بیکس، حمل خان لغاری، شاہ عنایت رضوی، خواجہ محمد زمان، عبدالرحیم گرھوڑی، خلیفہ نبی بخش لغاری، مرزا قلیچ بیگ، بیدل، خیر محمد فقیر صوفی، حمل خان لغاری اور مخدوم طالب المولیٰ کے شعرا کے کلام میں عربی زبان کے الفاظ، اقوال آیات قرآنی آیات کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔ ان تمام شعرا کو فارسی، سندھی، فارسی اور عربی زبان پر بھی کافی عبور حاصل تھا۔

"ابن بطوطہ جب سندھ میں آیا تو عربی اور سندھی دونوں زبانیں رائج تھیں۔ یاد باور کیا جاتا ہے کہ حکمران طبقے کی زبان عربی اور عوام کی سندھی ہوگی۔ کچھ اہل قلم عربی میں تو کچھ سندھی میں تصنیف و تالیف کرتے ہوں گے۔" (6)

سندھی کی قدیم شعری روایت میں سب سے وسیع اور گہری روایت تصوف کی رہی ہے۔ عربوں کے دور اقتدار میں سندھ بالعموم مسلم عالموں، مذہبی مبلغین کے لیے سندھ کی سرزمین فطری دل کشی رکھتی تھی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے متعدد عرب قبیلے یہاں آباد ہو گئے تھے۔ سندھی شعرا جن کی شاعری میں عربی زبان کے اثرات نمایاں ہیں ان میں شاہ کریم بلڑی والے، شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، خلیفہ نبی بخش خان لغاری، حمل لغاری، بیدل فقیر، شاہ عنایت رضوی، خواجہ محمد زمان، عبدالرحیم گرھوڑی، خیر محمد فقیر، مرزا قلیچ بیگ کے نام اہم ترین شعرا میں ہیں، جن کی شاعری میں عربی زبان کے اثرات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

شاہ کریم کی شاعری میں عربی اثرات

سوئی صلح سچٹین، سوئی قوڑائون،
واللہ خیر الماکرین، ایہی میڑائون (7)

میاں صاحب ڈنوفاروقی کی شاعری

گجھ اندر جون گالھڑیون، سانڈنڈ اندر ساہ،
پچی پچانچ پور ۾، متان کرین آہ،
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، ویجھی کندو واہ
کاڈی کئی تئی کاہ؟ تو ۾ دیرو دوست جو (8)

شاہ عنایت رضوی کی شاعری

راول رتا رام کان، آدیسو آہین،
سی جوگی جدا پا۾ کی، بیراگی پاننن،
اوکی ویل "عنایت" چئی، آسٹ وٹ آہین،

مالھا ملھائین، احد، عبد، عین ٿیا۔ (9)

شیخ عبدالرحیم گرھوڑی کی شاعری

جي تون عشق آئين، ته ڪينهي
حراما،
مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، علامت عشقا،
اچي آب حلال ٿيو، مطهر مردودا
نهر نگو نور ٿيو، سالڪ سچارا،
عقل ڪي عشق سين، هئا هزارا،
وٽت وٽجارا، سرت پئا سيڪڙو (10)

خليفة نبی بخش لغاری کی شاعری

ڪنا جي ڪليان، وڏا اطالع تن جا،
مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، مري لڏائون مان،
صوفي سي سلطان، جي لحد حد ۾ آئيا،
لاحد حد ۾ آئيا، حد سونائون هنڌ،
اهد ناصراطُ المُستقيم، اي پيا ڪن پنڌ،
فَأَيَّمَا تَوَلَّوْا فَاتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ، چوڏس نورنگاه
مچڻ پسي ماء، قاسم ڪي تڙ ماڻئين (11)

مرزا قليچ بيگ کی شاعری

ڪُل شَيْءٍ يَرْجِعْ، آهي اصل جو انجام
يشق جو مذهب نڪو، نڪو ڪفر نو اسلام
الف بنا ٻيو نو سمجھي، ميم نڪو لام
سچل ڏنو ”قليچ“ ڪي، جو دن پري جام (12)

بیدل فقیر کی شاعری

حقيقت ۾ هڪ ٿيو، بيراهي راه ۾ ،
خَلَقَ الْأَشْيَاءَ فَهُوَ عَيْنُهَا، ڏاهن ڪانهي ڏاه،

عارفن آگاہ، اونھي هن اسرار جي

نالِي آھن آدمي، نه ته آديسي آ ڪال،
تَخَلَّفُوا بِاِخْلَاقِ اللّٰه، ٻي ڪا چلن نه چال (13)

خير محمد صوفي کی شاعری

مُوْتُوا قَبْلَ مَري جياسين، فنا جا سڀ فڪر لٿاسين،
نسنڪ ورتوسين نانءُ هڪي جو،
ٻيا نالا سڀ نفي ڪياسين
اچي رهيو اثبات اکين ۾،
”لا“ واري حد لنگهي پياسين،
خير محمد خيال هڪوئي، رمزان ۾ اچي رهاسين (14)

حمل خان لغاری کی شاعری

بیشڪ رسول الله تون، بیشڪ نبي الله تون،
بیشڪ حبيب الله تون، ڪر مهر مون تي مصطفى
توڪي ڦرته قوسين جو، صاحب آهين ”ثقلين“ جو
تو ڦرب العينين جو، ڪر مهر مون تي مصطفى
تحقيق تون آهين امين، تون رحمتہ اللعالمين
لا اله الا الله مُحَمَّدُ الرسول الله (15)

مخدوم طالب المولیٰ کی شاعری

ويندين ات وري، متان من ماندو ڪرين،
فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ، جي اٿئي ڳاله ڳري

ويندينءَ وري اُت، متان من ماندو ڪرين،
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، اها پارچ پَتِ (16)

حوالہ جات

1. سید مظہر جمیل، جدید سندھی ادب، کراچی، اکادمی بازیافت، 2004ء، ص 218
2. شرف الدین اصلاحی، ڈاکٹر، اردو اور سندھی کے لسانی روابط، مقتدرہ قومی زبان، 1987ء، ص 87
3. سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، کتب پرنٹرز و پبلشرز، کراچی، اشاعت اول 1975ء، ص 98
4. نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، سندھی بولی جی مختصر تاریخ، پاکستان اسٹڈی سینٹر، 1987ء، ص 327
5. میمن، محمد صدیق، سندھ جی ادبی تاریخ، انسٹی ٹیوٹ آف سندھ الاجی، جام شورو، اشاعت چہارم، 2000ء، ص 290
6. آگرو، غلام ربانی، سندھی کلچر، محکمہ ثقافت حکومت سندھ، 2014ء، ص 96
7. شاہ کریم، بحوالہ مہران سہ ماہی جرنل، سندھی ادبی بورڈ، 1964/2
8. مہران شاعری نمبر ریسرچ جرنل، 1962ء
9. ایضاً
10. ایضاً
11. ایضاً
12. ایضاً
13. ایضاً
14. ایضاً
15. نبی بخش خان بلوچ، کلیات حمل، سندھی ادبی بورڈ، جام شورو ایڈیشن، 7، 2011ء، ص
16. طالب المولیٰ جی شاعری، مہران خاص نمبر، سندھی ادبی بورڈ، جام شورو، 1964